جناب عبد الواحد

خدمتِ خلق!

خدمتِ خلق کا لغوی معنی "مخلوق کی خدمت کرنا" ہے مگر اصطلاحِ شرعیہ میں خدا تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اس کی مخلوق کی صحیح رہنمائی کرنا اور اس سلسلہ میں اور دیگر مراحلِ زندگی میں اس کی مدد و معاونت کرنا، ہمدردی و خیرخواہی کرنا اور اس کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنے کا نام خدمتِ خلق ہے۔

خدمتِ خلق کو اسلام میں نہایت اہمیت حاصل ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت اسی مقصد اور اسی غرض و غایت پر مبنی تھی کہ بھولے بھٹکے راہ گم کردہ انسانوں کو ان کی اصلی حقیقی اور صحیح راہ اور منزل سے واقفیت دلائی جائے۔ ارشادِ خداوندی ہے:۔

لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ　(الرعد)　ہر قوم کے لیے رہنمائی کرنے والا مبعوث ہوا

گویا کہ خدمتِ خلق دو صورتوں کو شامل ہے:۔

۱۔ دینی خدمت　　　۲۔ دنیاوی خدمت

اسلام نے ان دونوں صورتوں کی نہایت اہمیت کے ساتھ تعلیم و ترغیب دی۔ دینی خدمت سے مراد یہ ہے کہ کتاب و سنت کی روشنی میں انسان کی صحیح رہنمائی کی جائے۔ یہاں تک کہ وہ ان رہنمایانِ دین کی تبلیغ اسلام سے فیض یاب ہو کر اپنے آپ کو خدا کا غلام سمجھے اور خدا تعالیٰ کو اپنا حاکم و معبود سمجھے اور اس راہ پر تا حینِ حیات قائم بالعمل رہے۔ چنانچہ ایسے خدمت گزارانِ اسلام کو نہایت عزت و احترام سے سرفراز کیا گیا۔ ارشادِ خداوندی ہے:۔

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

از روئے قول و گفتار اس آدمی سے اور کون زیادہ اچھا ہو سکتا ہے جو (لوگوں کو) اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ بے شک میں (خداتعالیٰ کے) فرمانبرداروں میں سے (ایک فرمانبردار) ہوں۔

امتِ محمدیہ کی جو سابقہ امم پر فضیلت مقرر کی گئی ہے اس کی اہم وجہ یہی خدمتِ خلق دعوت الی اللہ ہے:۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

تم بہترین امت ہو لوگوں میں (کیونکہ) تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔ (آل عمران)

گویا کہ ظلمت و جہالت کی تاریکیوں میں ڈوبے ہوئے گم کردہ راہ کو رشد و ہدایت کے طریق و راستہ سے آگاہ کرنا بہترین خدمت خلق ہے۔

خدمت خلق کی دوسری صورت دنیاوی خدمت ہے۔ اسلام میں اس کو بھی نہایت اہمیت دی گئی ہے۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

کان اللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ

اللہ تعالیٰ (اس وقت تک) بندے کی مدد میں (ہوتا) ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہوتا ہے۔

قرآن حکیم نے ہر جگہ کے تمام مسلمانوں کو ایک ہی رشتۂ اخوت میں منسلک کر کے ایک دوسرے کی ہمدردی و خیر خواہی اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون و معاونت کا سبق دیا اور یہی خدمت خلق ہے۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے:۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ (الحجرات) تمام ایمان دار بھائی بھائی ہیں۔

چنانچہ ایک دوسرے کی عزت و توقیر کرنے، ایک دوسرے کے رنج و غم میں شریک ہونے اور باہمی تعاون و تناصر کی جو تعلیم دی ہے وہ یہ ہے:۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ ومن کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ

فی حاجتہ ومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ کربۃ من کرب بات یوم القیامۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیامۃ

مسلمان (دوسرے) مسلمان کا (دینی) بھائی ہے نہ کوئی مسلمان کسی مسلمان پر ظلم کرے اور نہ اس کو ہلاکت میں ڈالے (یعنی کسی دشمن کے ہاتھ نہ پڑنے دے بلکہ اس کی مدد کرے) اور جو شخص کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی میں مدد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کے رنج وغم یا مصیبت و مشکل کو دور کرے گا خدا اس کی مصیبت اور رنج وغم کو دور کرے (خصوصاً) روز قیامت کی مصیبت اور غم کو اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے گا۔ خدا تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب کو چھپائے گا (بخاری و مسلم)

ثابت ہوا کہ ایک دوسرے کی خدمت کرنا، رنج وغم میں شریک ہونا، دکھ درد میں ایک دوسرے کا ساتھ دینا وصف مسلم ہی نہیں بلکہ مقصد مسلم ہے۔ مولانا حالی نے سبق دیا:

یہی ہے عبادت، یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

وہ آدمی جو اس قابل نہ ہو کہ دوسروں کی خدمت کرنے میں مالی زبوں حالی، جسمانی ضعف مرض یا کسی اور عارضہ کی وجہ سے حصہ نہ لے سکے تو اس کے لیے بھی اسلام نے ایسی تعلیم دی کہ وہ بھی خدمت خلق کے ثواب سے محروم نہ ہو جائے۔ چنانچہ اسے نیکی پر مبنی سفارش کرنے کی تلقین کی گئی اور الدال علی الخیر کفاعلہ کہہ کر بتلا دیا گیا کہ بھلائی، نیکی اور امور خیر کی طرف سفارش اور دعوت دینے والا خود نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رض فرماتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اشفعوا فلتوجروا سفارش کیا کرو تاکہ تمہیں ثواب مل جایا کرے

لیکن یاد رہے کہ کسی کی سفارش یا کسی کی خدمت محض نیکی، بھلائی، امور خیر اور جائز کاموں میں ہی کی جا سکتی ہے۔ اور اس ہر صورت میں سفارش یا خدمت قطعاً ممنوع ہے۔ جس کی بنیاد بدی اور ناجائز کام پر مبنی ہو۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

نیکی اور پرہیزگاری کی بنیاد پہ باہمی تعاون کیا کرو اور گناہ اور زیادتی سے بالکل مجتنب رہو۔

نیکی کا ساتھ دینا اور برائی کرنے والے کے ہاتھ کو روکنا بہترین خدمت خلق ہے چنانچہ حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

انصر اخاك ظالما او مظلوما فقال رجل یا رسول الله انصره مظلوما فکیف انصره ظالما قال تمنعه من الظلم فذالك نصرك ایاه

اپنے بھائی کی مدد کرو ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مظلوم کی تو میں مدد کرتا ہوں۔ ظالم کی میں کیوں کر مدد کروں؟ آپ نے فرمایا تو اس کو ظلم سے روک۔ تیرا اس کو ظلم سے باز رکھنا ہی مدد ہے۔

معلوم ہوا کہ معاشرہ میں پیدا شدہ جرائم کا استیصال کرنا بذات خود خدمت خلق ہے۔ علاوہ ازیں آدمی کئی صورتوں میں شریک ہو کر خدمت خلق سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے۔ مثلاً مساجد کی تعمیر، شفاخانوں کی تعمیر مکاتب ومدارس کی تعمیر وترقی، پلوں اور پانی کے نلکوں کو شاہراہوں پر لگانا، غرباء محتاجوں اور بیواؤں کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور یتامی اور ایسے مستحقین کی مدد کرنا یہ سب صورتیں خدمت خلق کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔

محسن انسانیت رہبر کامل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خود خدمت خلق کی چلتی پھرتی زندہ تصویر تھے۔ جہاں آپ کی مذکورہ تقریری اور قولی تعلیم ہے وہاں آپ کی عملی سیرت بھی اس کی روح رواں ہے۔ واقعات تو بے شمار ہیں بطور اختصار صرف ایک دو پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

۱۔ ایک بار آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک بڑھیا سر پہ بوجھ اٹھائے ہوئے ہے بھاری بوجھ کی وجہ سے اس سے چلنا دشوار نظر آتا تھا۔ چنانچہ آپ نے اس کا بوجھ خود اٹھایا اور اسے منزل مقصود تک پہنچایا چنانچہ وہ عورت آپ کی خدمت سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئی۔

۲۔ حضرت خباب ؓ کے گھر آپ روزانہ بکریوں کا دودھ دوہنے تشریف لے جایا کرتے تھے کیونکہ ان کے گھر کوئی دودھ دوہنے والا نہ تھا۔

۳۔ آنے والے مہمان کی آپ خود خدمت کیا کرتے تھے۔ حبشہ سے آنے والے وفد کی خدمت کے متعلق جب صحابہ کرام نے درخواست کی تو آپ نے فرمایا:۔

"انہوں نے میرے دوستوں (مہاجرین حبشہ) کی خدمت کی۔ میں خود ان کی خدمت کروں گا"

اسی طرح صحابہ کرام کا طرز عمل تھا۔ وہ عوام کی اس طرح خدمت کیا کرتے تھے جیسا کہ ایک عامی خدمت کر رہا ہے یقیناً وہ سید القوم خادمہم کے سچے مصداق تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب انہوں نے مخلوق کی خدمت کی تو مخلوق ان کی خادم ہو گئی۔

مولانا رومؒ نے لکھا ہے:۔

ع ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد

انسانی خدمت کے علاوہ جانداروں کی خدمت کرنا بھی باعث اجر و ثواب ہے چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ چوپایوں پر رحم کرنے سے بھی ثواب ملتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں ہر جاندار پر رحم کرنے سے ثواب ملتا ہے۔"

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمۃ للعالمین کے لقب سے نوازے گئے انسانوں کے علاوہ جانداروں کے لیے بھی سراسر محسن اور ہمدرد تھے۔ آپؐ نے فرمایا:۔

۱۔ جب تم سواریوں پر سوار ہوا کرو تو انہیں منزلوں پر آرام کرنے کا موقع دیا کرو، اور ان کی پیٹھ پر شیطان بن کر مت بیٹھا کرو

۲۔ جب تم جانور کو ذبح کرنے لگو تو چھری وغیرہ کو تیز کر لیا کرو تاکہ ذبح کرتے وقت جانور کو تکلیف نہ ہو۔

۳۔ ایک عورت کی محض کتے کو پانی پلانے کی وجہ سے مغفرت کی گئی۔

۴۔ ایک صحابی نے کسی پرندے کے بچے اس کے گھونسلے سے نکال لیے۔ پرندہ صحابی کے سر پر چکر لگانے لگا۔ آنحضورؐ کو معلوم ہوا تو آپؐ نے فرمایا۔ "جاؤ اور بچوں کو گھونسلے میں رکھ آؤ"

بارگاہ ایزدی سے دعا ہے کہ اسی طرح ہمیں بھی خدمت خلق سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔